Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۶

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

یوم پنجشنبہ
۱۰ شعبان سنہ ۱۳۷۰ ھجری
فی پرچہ ۱ر

جلد ۳۹/۵ | ۱۷ ہجرت ۱۳۳۰ ھش | ۱۷ مئی سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"قرآن شریف میں ..... ہے وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ۔ اس جگہ صاحب درجاتِ رفیعہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ جن کو ظلی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالات الوہیت کے اظلال و آثار ہیں بخشے گئے اور وہ خلافت حق جس کے وجود کامل کے تحقق کے لئے سلسلۂ آدم کا قیام بلکہ ایجاد کل کائنات کا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے اپنے مرتبۂ اتم و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینہ خدا نما ہوئی"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ)

مبلغ فرانس و گولڈ کوسٹ کی آمد

لاہور ۱۶ مئی۔ وکالت تبشیر کی ایک اطلاع کے مطابق مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مبلغ فرانس و گولڈ کوسٹ ۷ مئی سنہ ۱۹۵۱ء کو گولڈ کوسٹ سے پاکستان روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کے ساتھ ہو اور بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد کو پیٹ درد کی سخت تکلیف ہو گئی ہے اور آپ کو میو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مہاجر ٹیکس میں سے مستحق مہاجرین کو تعمیر مکانات کیلئے مالی امداد دینے کی سکیم

کوئٹہ ۱۶ مئی۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی وزیر بحالیات پاکستان کے انکشاف کے مطابق مرکزی حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ مہاجر ٹیکس کا ایک حصہ مستحق مہاجرین کو مالی امداد دینے کے لئے وقف کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ مہاجرین کی مالی کارپوریشن اس سے پہلے اپنے کل سرمایہ پانچ کروڑ میں سے نصف سے زائد یعنی تین کروڑ کے لگ بھگ اس کار خیر کے لئے بطور قرضہ دے چکی ہے یہ امداد اس کے علاوہ ہوگی۔ اس اقدام کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ہندوستان میں حال ہی میں جو فسادات ہوئے ہیں ان کے باعث ہندوستان سے مہاجرین کی آمد پھر شروع ہو گئی ہے اور دو سو کے لگ بھگ مہاجر روزانہ پہنچ جاتے ہیں۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان بے خانماں لوگوں کو بسانے کے سلسلے میں حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں کیونکہ مہاجرین کی صحیح آبادکاری پر ہی ملک کی اقتصادی خوشحالی کا دارومدار ہے۔

کمیونسٹوں نے شدید حملے شروع کر دئیے

ٹوکیو ۱۶ مئی۔ خبر آئی ہے کہ مشرقی محاذ پر چینی کمیونسٹوں نے پھر شدید حملے شروع کر دئیے ہیں کمیونسٹ اپنے توپ خانے کی شدید گولہ باری کی آڑ میں آگے بڑھ رہے ہیں اور انہوں نے اینجے کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو مشرقی ساحل سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر اور ۳۸ درجہ عرض بلد سے پانچ میل شمال میں ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق جو مغربی محاذ پر اقوام متحدہ کی فوجوں نے کمیونسٹوں کے ایک حملے کو ناکام بنا دیا۔

جہلم ۱۶ مئی۔ چکوال کے نزدیک ... ۸ فٹ گہرے کھود کر جو تیل کی کھدائی کا تجربہ جاری کیا تھا اس نے نہایت ہی حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

راولپنڈی ۱۶ مئی۔ راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں ملزموں کے خلاف فرد جرم بہت جلد سپیشل ٹریبونل کے روبرو پیش کر دی جائے گی۔ تاحال سماعت کی تاریخ کا تعین نہیں ہوا۔

بلوچستان کیلئے داخلی خود مختاری کا مطالبہ

کوئٹہ ۱۶ مئی۔ آج بلوچستان کے اصلاحاتی تحقیقاتی کمیٹی نے مزید شہادتیں قلم بند کیں مسٹر نور محمد گولہ اور مسٹر عبدالغفور درانی نے مشورہ دیا کہ بلوچستان کو داخلی طور پر خود مختار کر دیا جائے۔ ایک مجلس قانون ساز ہو ہر بالغ کو حق رائے دہی دیا جائے۔ ان دونوں نے جرگہ سسٹم کی مخالفت کی شیعہ فرقے کے لیڈر سید علی نصر نے ایک بیان میں کہا ان کا فرقہ جداگانہ نمائندگی کے خلاف ہے۔ سوائے ایک مذہبی لیڈر غلام حیدر کے کسی نے بھی اصلاحات کی مخالفت نہیں کی۔

کراچی ۱۶ مئی۔ حج بکنگ آفس کی اطلاع کے مطابق رمضان سے پہلے جانے والے زائرین حج سے فرسٹ اور دوسرے درجہ کے لئے مزید درخواستیں اب وصول نہیں کی جائیں گی۔ البتہ اول درجے کی نشستیں رہیں۔ رمضان شریف کے بعد جانے والے کے لئے فرسٹ کے علاوہ دوسرے درجوں کیلئے درخواستیں دی جا سکتی ہیں۔

پاکستان کا آئی۔ایل۔او سے سمجھوتہ

کراچی ۱۶ مئی۔ آج پاکستان نے مزدوروں کے بین الاقوامی امدادی ادارے کے بنیادی سمجھوتہ پر دستخط کر دئیے۔ آئی۔ ایل۔ او کے معاہدے پر دستخط ہو جانے کے بعد اب پاکستان اس کے وسیع پروگرام سے امداد حاصل کر سکے گا اور اپنی اقتصادی و معاشرتی بہبود کی سکیموں کے سلسلے میں مزدوروں کی بین الاقوامی انجمن سے امداد حاصل کر سکے گا۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۱۶ مئی۔ آج حضرت مآب سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں قائد اعظم ریلیف فنڈ کی صوبائی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی ..... جس میں ایکزیکٹو کمیٹی وزیر اعلیٰ اور دیگر وزیروں نے بھی شرکت کی۔

پیرس ۱۶ مئی۔ کل چار بڑوں کے نائبین کا ۵۲ واں اجلاس منعقد ہوا جو ایک منٹ سے بھی کم عرصہ کے لئے جاری رہا۔ امریکی مندوب ڈاکٹر فلپ جیسپ اس صدر تھے آپ نے بیٹھتے ہی یہ کہا "کسی نے کچھ کہنا ہے" اور جب کوئی نہ بولا تو انہوں نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

کراچی ۱۶ مئی۔ گذشتہ دو دنوں کے اندر اندر کھوکھراپار کے راستے گیارہ سو مسلمان مہاجر مغربی پاکستان آئے۔ یاد رہے کہ ۱۵ اپریل کو ۱۳۰۰ مہاجر پہنچے تھے۔

بلغراد ۱۶ مئی۔ مارشل ٹیٹو نے ایک ہزار ایسے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے جو موسیو سٹالن کے زیر اقتدار کمیونزم کے الزام میں جیلوں میں تھے۔

لاہور ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے وزیر صنعت سید علی حسین گردیزی ۲۰ مئی کو کراچی وزیر خزانہ پاکستان سے پنجاب میں کپڑے کے چھ کارخانوں کے قیام کے بارہ میں گفتگو کے لئے جا رہے ہیں۔

پہلی پنجاب لیبر کانفرنس

لاہور ۱۶ مئی۔ ۲۶ اور ۲۷ مئی کو جو پہلی پنجاب لیبر کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں شرکت کی دعوت پنجاب میں رجسٹر شدہ ۱۱۰ ٹریڈ یونینوں میں سے ۸۶ اب تک منظور کر چکی ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ متعدد ٹریڈ یونینوں کے لیڈروں کے نمائندہ کنونشن نے کیا تھا۔ توقع ہے کہ اس میں مزدوروں کے مفاد کی نگرانی اور کام کاج کے حالات کی اصلاح کے لئے ایک خاکہ مرتب کیا جائے گا یہ کانفرنس حکومت پنجاب سے افسروں اور مزدوروں کا نمائندہ ایک مشترکہ کمیٹی بھی قائم کرنے کی سفارش کرے گی تاکہ وہ مزدوروں سے متعلقہ قوانین پر عملدرآمد کا جائزہ لے سکے اور پنجاب میں رہائش کے اخراجات کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے ۲۶ مئی کے اجلاس کا افتتاح وزیر اعلیٰ اور صدارت وزیر صنعت کریں گے توقع ہے کہ اس میں ایک نیا ادارہ پنجاب مزدور لیگ کے نام سے بھی قائم کیا جائیگا جس کے ساتھ تمام رجسٹر شدہ ٹریڈ یونینوں کا الحاق ہو سکیگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے سلسلہ میں احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد شائع کیا جاتا ہے۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے۔"

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

نوٹ۔ داخلہ انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد شروع ہو کر دس دن تک جاری رہیگا۔ (پرنسپل)

صیغہ نشر و اشاعت کی مدد کیجئے۔

صیغہ نشرواشاعت کی طرف سے قریباً ہر ہفتہ ایک ٹریکٹ احباب جماعت کی مالی امداد سے شائع کیا جاتا ہے۔ اس وقت بہت سے ٹریکٹ قابل اشاعت ہیں۔ جن کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صیغہ ہذا کی فراخ دلی سے مدد فرمائیں۔ تا لٹریچر جلد شائع کیا جاسکے۔ اگر دوست ایک رقم معین کر کے ہر ماہ بھجوادیا کریں تو ٹریکٹوں کی اشاعت میں دیر نہ ہو۔ اور دشمنان احمدیت کی احمدیت کے متعلق پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ اور اس کے ساتھ ہی احباب کا فریضہ تبلیغ پورا ہو سکے۔

مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ بعض احباب نے نشرواشاعت کی مد کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ میں ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔ ان دوستوں کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نام	مقام	رقم
سید محمد انور شاہ صاحب گڈس کلرک ٹنڈو آدم سندھ		۱۰-۰-۰ روپے
چوہدری محمد الدین صاحب نواب شاہ	"	۲-۰-۰ "
ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب	" "	۵-۰-۰ "
چوہدری نور محمد صاحب جال پور ریاست خیرپور	"	۲-۰-۰ "
" جمال الدین صاحب پریذیڈنٹ جال پور ریاست خیرپور سندھ		۱۰-۰-۰ "
" گلاب الدین صاحب	" " "	۱-۰-۰ "
" محمد ابراہیم صاحب	" " "	۵-۰-۰ "
میاں محمد اسمٰعیل صاحب حجام	" " "	۱-۰-۰ "
چوہدری رستم علی صاحب	" " "	۱۰-۰-۰ "
" مختار احمد صاحب	" " "	۱-۰-۰ "
مولوی عطاء اللہ صاحب ولد نور احمد صاحب	" " "	۴-۰-۰ "
چوہدری محمد علی خان صاحب باندھی ضلع نواب شاہ سندھ		۲۵-۰-۰ "
" بشیر احمد صاحب چک نمبر ۱۲۰ ضلع رحیم یار خان		۵-۰-۰ "
نثار احمد صاحب کانپوری محسن فوٹو سٹوڈیو حیدرآباد سندھ		۵-۰-۰ "

امید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے

مہتمم نشرواشاعت ربوہ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

حضور کی صحت کے لئے تمام جماعت نے دعا کی۔ اور ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اور غربا میں تقسیم کیا گیا۔ شیخ فضل قادر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

ایک عجیب واقعہ

راولپنڈی کے ایک دوست امیر عالم صاحب احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں

بحضور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ناچیز خادم خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور کی دعا کی برکت سے بخیریت ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار ایک ماہ کے بعد کوئٹہ سے راولپنڈی میں آیا۔ تو قدرت کی ذرہ نوازی کا ایک واقعہ سنکر خدا کا بیحد شکریہ ادا کیا ۱۳ اپریل کو راولپنڈی میں بارش برسی اور وقت مغرب میرے گھر کے تمام افراد اندر کمرہ سے باجماعت نماز ادا کر رہے تھے۔ آسمان پر بجلی چمکی اور چمک کے ساتھ ہی ایک خربوزہ جتنا گولہ آگ کی شکل کا جلتا ہوا جماعت اور امام کے درمیان آیا۔ مکان کے اندر دروازہ کے راستہ داخل ہوا۔ اور جب وہ سامنے نظر پڑا تو سوائے امام کے مقتدیوں کے منہ سے بے ساختہ لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ نکلا۔ اتنے میں وہ گولہ چھت کی طرف بجلی کے لاٹو کی طرف اٹھا اور اس کے قریب جاکر پھٹا اور تمام گھر روشن ہو گیا۔ اور اس میں پھول جھڑیوں کی طرح چمکدار ذرے نکلے۔ نماز کے بعد سب بچوں اور گھر کے تمام افراد کو دیکھا گیا سب خیریت سے بچ گئے۔ صرف میٹر اور چار بجلی کی لائنوں کے فیوز خراب ہوئے۔ تمام محلہ میں بلکہ شہر میں حیرانگی اور تعجب کیا جاتا ہے کہ یہ راولپنڈی میں پہلا واقعہ ہے کہ کمرہ میں بجلی داخل ہو اور اس طرح سلامتی سے سب گھر کے لوگوں کو چھوڑ جائے۔

یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات اور حضور کی دعاؤں کی برکت ہے۔ ورنہ یہ حادثہ میرے لئے آئندہ زندگی میں خدا جانے کیا ثابت ہوتا۔ اور دشمنان احمدیت کے لئے ہنسی کا موجب بنتا۔ آئندہ بھی حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ناچیز خادم کو خاص دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ مولا کریم حضور کو صحت و سلامتی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا میرا بچہ عزیزم رحمان الحسن قریباً دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سرسام بیمار ہے حالت تشویشناک ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و مخلصین سلسلہ اور درویشان قادیان سے نہایت عاجزی سے استدعا ہے کہ وہ اس بچہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اسے درازی عمر نصیب ہو۔ آمین۔ نیز دیگر دوست جو کئی ایک امراض میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع شاہ موضع قیام پور ورگاں

WHAT IS AHMADIYYAT.

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لیکچر سیالکوٹ بعنوان "پیغام احمدیت" کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کئی ممالک میں شائع ہو چکا ہے۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے انگریزی ترجمہ کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ صیغہ نشرواشاعت نے انگریزی ترجمہ بعنوان What is Ahmadiyyat شائع کیا ہے۔ انگریزی جاننے والے حلقہ میں اس کی تقسیم ضروری ہے۔ اس لئے شہری جماعتوں کو خاص طور پر اس کی اشاعت کی طرف فوری توجہ کرنا چاہیئے۔

کاغذ دو قسم کا استعمال کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر اور ۶ر فی نسخہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

(مہتمم نشرواشاعت ربوہ)

افراد انصار کی توجہ کے لئے

ایسے انصار جو انفرادی طور پر الگ تھلگ کہیں رہتے ہوں۔ اور باقاعدہ کسی جماعت کی مجلس انصار اللہ قریب نہ ہونے کے سبب اس کے ممبر نہیں بن سکتے ہوں۔ یا کسی ایسی جماعت میں شامل ہوں۔ جہاں پر زائد از چالیس سالہ عمر کے دو سے زائد ممبر نہ ہونے کی وجہ سے باقاعدہ مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو سکتی ہو وہاں کے انصار کو چاہیئے کہ اپنے نام مرکز میں درج رجسٹر کرالیں۔

اس غرض کے لئے مرکزی دفتر انصار اللہ سے فارم درخواست ممبری منگوا کر ممبری کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں پر کر کے بھجوادیں۔ تا تنظیم انصار میں شامل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کوئی انصار ایسا نہ رہنا چاہیئے جو تنظیم انصار سے باہر رہ جائے۔ قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

دعائے مغفرت:۔ منشی شہاب الدین صاحب موصی سوداگر فتح دین صاحب پشاور ۲۸ اپریل ۱۹۵۱ء بوقت ۷ بجے صبح وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ منشی شہاب الدین صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے نماز اور تہجد کے شیدائی تھے پسماندگان میں سے ۴ لڑکیاں اور ایک بیٹا کا پانچ سال کا ہے۔ احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ عبد العزیز سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ تکی نوشہرہ

روزنامہ الفضل لاہور

۱۷ مئی ۱۹۵۱ء

کیا یہی تبلیغ اسلام ہے؟

فتنہ طرازی اور فساد انگیزی میں احراریوں کے حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ خلق خدا کے جان ومال اور عزت وناموس پر تباہیاں لانے سے گزر کر اب وہ خانہ خدا کو بھی تباہ وبرباد کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ چنانچہ الفضل میں احباب نے سمندری ضلع لائل پور کی مسجد احمدیہ کو آگ لگا کر جلا دینے کی خبر پڑھی ہے۔ ہم نے یہ خبر پوری تصدیق کے بعد شائع کی ہے۔ ۱۴ مئی ۱۹۵۱ء کے روزنامہ "غریب" لائل پور اور اسی تاریخ کے روزنامہ "اعلان" لائل پور میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ دونو اخبارات احراریوں کے زیر اثر ہیں اس لئے ان اخبارات میں اس خبر کے شائع کرنے میں بھی احراریوں کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ اور بجائے اس فعل شنیعہ کا الزام براہ راست احراریوں پر لگانے کے عام مسلمانوں پر لگایا گیا ہے۔ کیونکہ احراری اسی پردہ میں کام کرتے ہیں۔ اور واقعہ کی اہمیت کو خفیف بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر حقیقت کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہو سکے روزنامہ "غریب" لائل پور اس خبر کو اس طرح شائع کرتا ہے۔

"سمندری ۱۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ کل سمندری میں ایک چبوترہ جو کہ وہاں کے قادیانیوں نے مسجد کے طور پر بنا رکھا تھا۔ اور اس پر چھپر ڈال رکھا تھا کل شر پسند عناصر نے چھپر کو آگ لگا دی۔ . . . پولیس نے اس ضمن میں ۱۴ افراد کو گرفتار کر لیا ہے مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔"

اور روزنامہ "اعلان" جو احراریوں کا خاص الخاص ترجمان ہے یوں رقمطراز ہے۔

"لائل پور ۱۴ مئی سمندری ضلع لائل پور سے آمدہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ سمندری میں مرزائیوں کی زیر تعمیر مسجد کے خلاف عام مسلمانوں نے جو مطالبہ کیا تھا۔ اس میں کل یکایک آگ لگ گئی۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور متعدد آدمیوں کو گرفتار بھی کر لیا۔"

ہمیں جو واقعات معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سراسر احراریوں کی شرارت کا نتیجہ ہے۔ بعض عاقبت نا اندیش عوام کو بھڑکا کر اور ساتھ ملا کر یہ فعل شنیعہ کیا گیا ہے۔ اور دن دہاڑے بہانگ دہل کیا گیا ہے۔ ڈھول پیٹ پیٹ کر اور شر انگیز نعرے لگا لگا کر مسجد پر منظم حملہ کیا گیا۔ احمدیوں کو زخمی کیا آگ لگائی۔ اور مسجد کو شہید کیا گیا۔

احراری آجکل خاصکر ضلع لائل پور میں جو فتنہ طرازی کر رہے ہیں۔ وہ کھلے بندوں کر رہے ہیں اور حکام تک کو چیلنج دے دے کر کر رہے ہیں۔ چنانچہ احراری اخبار روزنامہ "اعلان" کی اشاعت ۲۲ اپریل ۱۹۵۱ء میں احراریوں کے جلسہ کی جو روئداد شائع ہوئی۔ اس میں احراری مقرر "جانباز" کی تقریر میں صاف صاف لفظوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ

"میں مقامی حکام کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ان مرزائیوں کو صبح دس بجے تک وہاں سے اٹھا دیں ورنہ ہم اس کا خود انتظام کر لیں گے"

اب اس سے زیادہ واضح چیلنج حکام کو کیا ہو سکتا ہے خیر۔ یہ تو حکومت کا کام ہے کہ وہ ایسے صریح اور واضح الفاظ میں حکام کو چیلنج دے کر جرم کرنیوالوں کا نوٹس لے یا نہ لے۔ یہ اس کا کام ہے کہ دیکھے کہ ایسی باتیں ملک کا امن برباد کرنے والی ہیں یا نہیں جہاں تک احمدیوں کے جان ومال اور عزت وناموس کا تعلق ہے۔ تو ان کی حفاظت بھی اگرچہ حکومت کا ہی کام ہے۔ اور اگرچہ اس کے لئے حکومت کو ہم بار بار توجہ دلا چکے ہیں۔ لیکن اگر حکومت پروا نہ کرے۔ تو ہم صبر کر لیں گے۔ کیونکہ نہ انسان ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اور نہ مال ساتھ جاتا ہے۔ اور صداقت کے لئے عزت وناموس قربان کئے جا سکتے ہیں کئے جاتے رہے ہیں۔ اور جب تک صداقت کی مخالفت ہوتی رہے گی کئے جائیں گے۔ اس لئے یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

البتہ خانہ خدا پر منظم ہو کر حملہ کرنا۔ اس میں پناہ لینے والوں کو زخمی کرنا اور پھر خانہ خدا کو آگ لگا دینا یہ ایسا کام ہے کہ مسلمان تو مسلمان کافر سے کافر اور ملحد سے ملحد انسان بھی ایسا شنیع کام کرتے ہوئے ایک دفعہ تو ضرور کانپ جاتا ہے۔ گزشتہ فسادات میں انسانوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا ہے۔ عورتوں کی عزتیں لوٹی گئی ہیں۔ بچوں کو اچھال کر نیزوں کی انی پر لیا گیا ہے۔ بے شک مساجد اور مندر کی بے حرمتیاں بھی کی گئیں۔ لیکن ایسی مثالیں بہت کم ہیں کہ مساجد مندر یا دیگر عبادتگاہوں کو آگ لگائی گئی ہو۔ جنون کے جوش میں ہر طرح کی بربریت دکھائی گئی ہے۔ مگر ایسا سننے میں کم آیا ہے کہ ہندوؤں یا سکھوں نے مسجدیں جلا ڈالی ہوں۔ یا مسلمانوں نے مندر پھونک دیئے ہوں۔ تعصب کی اندھی بے ہوشیوں میں بھی اتنا ہوش باقی رہا ہے۔ کہ عبادت گاہوں کو اس طرح برباد نہیں کیا گیا۔

اللہ اللہ یہ احراری کیسے مسلمان ہیں؟ کہتے ہیں کہ ہم نے سیاست سے توبہ کر لی ہے۔ اور اب ہم تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ آخر وہ کونسا اسلام ہے۔ جس کی تبلیغ یہ کر رہے ہیں۔ کیا قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا یہی اسلام ہے؟ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ غیروں کے بتوں کو بھی برا بھلا نہ کہو اور مسجد ضرار تک کو بھی جلانے کا حکم نہیں دیتا۔ مگر یہ احراری اسلام ہے کہ اس میں مساجد تک کو بیچ دینا ہی نہیں بلکہ جلا دینا بھی مباح ہے پھر اللہ تعالےٰ تو ایسے مقامات کا جن میں کثرت سے ان کا نام لیا جاتا ہے۔ خود دفاع کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔

لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً۔ ولینصرن اللہ من ینصرہ

یعنی اگر اللہ تعالےٰ بعض لوگوں کا دوسروں سے دفاع نہ کرتا۔ تو ضرور راہب خانے گرجے۔ یہود کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ تعالےٰ کا کثرت سے ذکر ہوتا ہے گرا دیئے جاتے اور البتہ اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا۔

اللہ تعالےٰ تو راہب خانوں نصاریٰ کے گرجوں یہودیوں کے عبادت خانوں کا دفاع کرتا ہے۔ اور ان میں جو اللہ تعالےٰ کی مدد کرتے ہیں۔ ان کو اپنی مدد کی بشارت دیتا ہے۔ مگر یہ احراری ہے کہ کہتا تو یہ ہے کہ میں اسلام کا اجارہ دار ہوں۔ میں اسلام کا مبلغ ہی نہیں بلکہ محافظ ہوں۔ مگر اللہ تعالےٰ کو عبادت خانوں کے دفاع میں مدد دینا تو کجا الٹا کبھی مسجد کو سکھوں کے پاس فروخت کر دیتا ہے۔ اور کبھی اس کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ کیا یہ اللہ تعالےٰ کی مدد ہے یا طاغوت کی مدد ہے؟ اقبال نے تو کہا تھا کہ ؎

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

مگر احراریوں نے اسکو یوں بدل دیا ہے۔ ؎

مسجد بھی جلا دی دم بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

مسلمانو! خدارا سوچئے کیا اس واقعہ نے مسجد شہید گنج کے معاملہ کو بھی اب بالکل صاف نہیں کر دیا؟ جو ذہنیت مسجد کو جلا کر راکھ کر سکتی ہے۔ کیا وہ ذہنیت مسجد شہید گنج سکھوں کے پاس فروخت نہیں کر سکتی یہ ایک نہایت معمولی نفسیاتی سوال ہے۔ جس کو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ سوچئے آپ اللہ تعالےٰ کی مدد کریں گے جو عبادت خانوں کا دفاع کرتا ہے۔ یا احراریوں کے ساتھ ہیں جو خدا کی مسجدوں کو بیچتے اور جلاتے ہیں۔

ہمیں جو اطلاع پہونچی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب احراری شورش پسندوں نے سمندری کی احمدیہ مسجد کو آگ لگائی۔ تو مقامی تھانہ کے تھانیدار صاحب معہ گارڈ فوراً موقعہ پر پہونچے۔ اور انہوں نے اپنی فرض شناسی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ بے شک وہ خانہ خدا کو آگ کے شعلوں سے تو نہ بچا سکے۔ مگر وہ احمدیوں کے جان ومال اور ننگ وناموس کی حفاظت کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ہم لائل پور کے ڈپٹی کمشنر صاحب اور ایس۔ پی صاحب کے بھی دل سے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے خبر پاتے ہی موقعہ پر پہونچنے کی کوشش کی۔ اور غریب احمدیوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوئے۔ اور انہوں نے احراریوں کے اس چیلنج کو غلط ثابت کر دیا۔ کہ وہ حکام کے علی الرغم جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

پھر ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گردونواح کے مسلمانوں نے احراریوں کے اس فعل شنیعہ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ خانہ خدا ایک مسلمان کو اپنے جان ومال اور ننگ وناموس سے بھی کہیں زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ خواہ وہ عیسائیوں کا گرجا ہی کیوں نہ ہو۔ واقعی ایک مسلمان ایسے سنگدلانہ طاغوتی فعل کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔

طلبائے جامعہ احمدیہ کی سرگرمیاں

۱۳/۵/۵۱ کو جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طلباء نے مقامی غیر احمدی احباب سے دوستانہ فضا میں کبڈی کا میچ کیا۔ جس کو دیکھنے کے لئے مضافات کے بہت سے شائقین جمع تھے۔ جامعہ احمدیہ احمد نگر نے مقامی ٹیم کو شکست دی۔

جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طلباء و دیگر دوستوں نے گزشتہ ہفتہ تین مختلف مواضعات میں ٹڈی مارنے کی مہم کو سرانجام دیا۔ اور کافی مقدار میں ٹڈی کے بچے تلف کئے۔

جناب D. M. صاحب نے نائب تحصیلدار صاحبان کے ہمراہ شرکت فرمائی۔ اور کام کو بہت پسند کیا اور تعریف کی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ احمدیت

پچاس افراد کا قبول احمدیت

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ مارچ ۱۹۵۱ء

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ)

ماہ مارچ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے گولڈ کوسٹ کے ۱۰۳ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۳۷ لیکچر دیئے گئے۔ ۴۲۰۸ سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے ۲۱۶۳ میل سفر طے کیا گیا۔ ۱۷۰ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ پچاس نو مبایعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

ملک احسان اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے تین لیکچر دیئے۔ ایک گرجا میں۔ ایک کالج میں اور ایک عام پبلک میں۔ بارہ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ جن میں سے بعض سکولوں کے ٹیچر اور بعض سیاسی لیڈر ہیں۔ دو مضامین لوکل اخبار کے لئے لکھے۔ لیکن بوجہ عیسائیت کے مخالف ہونے کے ایڈیٹر نے شائع نہیں کئے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دس دن انہوں نے سالٹ پانڈ میں قیام کیا۔ ایک پبلک لیکچر دیا۔ احمدیہ سکول میں روزانہ عربک ٹیچر کے ساتھ مل کر طلباء سکول کو دینیات پڑھاتے رہے۔ پھر سالٹ پانڈ سے ۳/۲۰ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور کماسی سے ہوتے ہوئے ۲۰/۳ کو پہنچے۔ وہاں روزانہ فتاوی احمدیہ کا درس شروع کیا۔ اور احباب جماعت کو تبلیغی مسائل دلائل صداقت مسیح موعودؑ و پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ادعیہ ماثورہ سکھانے کا سلسلہ شروع کیا۔ جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مسافت پر رہنے والے احمدیوں کے لئے دوسری جگہ نماز کا بندوبست کیا گیا۔ اور ایک دوست کے ذریعہ نور الحق کا درس وہاں جاری کرایا۔ عربک سکول میں بچوں کو جا کر اسلامی مسائل سکھاتے رہے۔ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ڈپٹی کمشنر میڈیکل آفیسر۔ پوسٹ ماسٹر اور پیراماؤنٹ چیف سے ملاقاتیں کیں۔ مسٹر اینڈرسن پروفیسر اسلامیات لنڈن جو گورنمنٹ کی طرف سے افریقہ کے مذاہب کی ریسرچ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ ان سے بشارات محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مسئلہ کفارہ وغیرہ پر گفتگو ہوئی۔ ۶۰۰ میل کے قریب سفر کیا۔

مولوی بشارت احمد صاحب بشیر لکھتے ہیں کہ انہوں نے ابتدائے مارچ میں علاقہ اشانٹی کا چارج لیا۔ مسجد میں بعد فجر درس دیتے رہے۔ ایک طالب علم کو جسے تبلیغ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اسے عربی قرآن مجید اور لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اسباق دیئے۔ Brong فیڈریشن جس میں ۱۵۰ چیفس نے شرکت کی۔ اس میں جا کر "افریقہ اسلامی حکومت کے ماتحت" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس کا مقامی اخبارات میں اچھا اثر ہوا۔ ایک انگریزی مقالہ Introduction of Arabic in The Gold coast پر لکھ کر ایک مقامی اخبار کو بھیجا۔ جماعت کی تنظیم اور تربیت میں مشغول رہے۔ دوروں کے سلسلہ میں ۱۵۰ میل سفر طے کیا۔

خاکسار بعد نماز فجر باقاعدہ درس دیتا رہا۔ پاکستانی مرکزی ڈاک کے بروقت جوابات دیئے جاتے رہے۔ اور تمام انتظامیہ امور سرانجام دیئے۔ مختلف مقامات پر ٹریکٹ و اشتہارات تقسیم کئے۔ جماعت کی تبلیغی تنظیمی اور تعلیمی اغراض کے پیش نظر کماسی۔ بویڈرو اسی کما اور بیڈون مقامات پر گیا۔ علاوہ ازیں بعض مقدمات وصایا اور بعض دوسرے اہم جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے پانچ بار کیپ کوسٹ گیا۔

مورخہ ۱۸ ۳/۵۱ مینتھو فرسٹ سکول میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مغربی پراونس کے ٹیچر دل۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن۔ یہاں کی یونیورسٹی کے پروفیسروں اور بعض سیکنڈری سکولوں کے پرنسپلوں نے شرکت اختیار کی۔ مجھے بھی بحیثیت جنرل منیجر احمدیہ سکولز شمولیت کے لئے دعوت دی گئی۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے اس ملک کی تعلیمی پالیسی اور تعلیمی ترقی کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ بعض استفسارات و سوالات کے ضمن میں بعض حاضرین جلسہ نے کہا۔ کہ تعلیمی پالیسی کی بنا عیسائیت کے اصول پر قائم ہونی چاہیئے۔ جواباً اسسٹنٹ ڈائرکٹر نے اسکی تائید کی۔ صدر جلسہ سے خاکسار نے اجازت چاہی۔ چنانچہ اس نے بخوشی مجھے بولنے کی اجازت دی۔ میں نے حاضرین و ڈائرکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ بات کہ ملک کی تعلیم عیسائیت کے اصول پر مبنی ہو یہ خیال سراسر غلط اور بے معنی ہے۔ کیا اس ملک میں صرف عیسائیت ہی ایک مذہب پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا مذہب ملک میں موجود نہیں؟ اس ملک میں اسلام بھی ایک مذہب ہے جو کہ ایک عظیم الشان مذہب ہے۔ اور جس نے بنی نوع انسان کی بلحاظ تعلیم بہت ہی زیادہ خدمت کی ہے۔ بلکہ یہ وہ مذہب ہے۔ جس نے اہل یورپ کو تعلیم سکھائی۔ اور علوم و فنون کی اکثر مسلمان مصنفین کی کتب کے تراجم یورپین زبانوں میں کئے گئے جن سے اہل یورپ نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اس لئے آپ لوگ یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ تعلیمی پالیسی کی بنیاد مذہبی اصول پر قائم کی جائے۔ لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ تعلیمی پالیسی عیسائیت کے اصول پر قائم ہو۔ نیز میں نے یہ بھی کہا کہ سکولوں میں مذہبی تعلیم کے لئے ٹائم ٹیبل میں بہت ہی کم وقت رکھا گیا ہے۔ اس مضمون کو زیادہ وقت دیا جائے۔ اس پر اسسٹنٹ ڈائرکٹر نے اٹھ کر مجھے کہا۔ کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے میری غلطی سے آگاہ کر دیا ہے یہ بالکل صحیح ہے۔ جو کہ آپ نے بیان کیا ہے۔ لیکچر کے بعد تمام یورپین و افریقن میرے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور اسلامی تعلیمی خدمات کو میں نے ذرا بسط سے بیان کیا۔ اور بعض یورپین نے اعتراف کیا۔ کہ واقعی اسلام نے تعلیمی میدان میں بنی نوع انسان کی بڑی خدمت کی ہے۔ باتوں کے دوران ہی میں نے تبلیغ شروع کر دی۔ یونیورسٹی کے ایک یورپین ڈائرکٹر سے گفتگو شروع ہو گئی۔ مسائل زیر بحث مسیح کی آمد ثانی ابطال الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ احمدی و غیر احمدی میں فرق۔ پیشگوئیاں متعلقہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از بائیبل تھے۔ گھنٹہ سے زائد وقت تک یہ گفتگو جاری رہی۔ اور بالآخر یورپین یہ کہہ کر کہ تم مجھے مسلمان بنانا چاہتے ہو۔ مجھ سے جدا ہوا۔ اس موقع پر بہت سے پمفلٹ اور اشتہارات افریقن و یورپین لوگوں کو دیئے گئے۔

مورخہ ۲۲ ۳/۵۱ کو یہاں کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی کی سالٹ پانڈ میں میٹنگ منعقد ہوئی۔ اور مختلف شہروں کے نمائندوں نے میٹنگ میں حصہ لیا۔ پانچ حکومت کے وزراء بھی تشریف لائے۔ وزراء کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ اور دو ہزار کے قریب مختلف قسم کے اشتہارات میٹنگ میں تقسیم کئے گئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ۶۳۵ میل سفر کیا۔

مرکزی عہدہ داران انصار مقامی مجالس انصار اللہ کا معائنہ بھی کریں گے

مرکزی عہدہ داران انصار جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مختلف عہدوں پر متعین ہیں۔ انکو اکثر صدر انجمن کے مفوضہ کاموں اور ذمہ داریوں کی سرانجام دہی میں ربوہ سے باہر۔ بیرونجات کی جماعتوں میں بھی جانا پڑتا ہے۔ ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ جب انہیں باہر کہیں جانے کا اتفاق ہو تو وہ اپنے فارغ اوقات میں بحیثیت مرکزی عہدہ داران انصار بیرونجات کی مجالس انصار اللہ کے کاموں کا بھی معائنہ اور جائزہ لیتے رہیں۔ کہ آیا تنظیم انصار کے مطابق کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ جو بھی کیفیت معائنہ سے معلوم ہو۔ مقامی مجلس انصار اللہ کی معائنہ بک میں درج کیا کریں۔ زعیم صاحب مقامی کا فرض ہو گا۔ کہ معائنہ کی نقل مع جوابات کے ایک ہفتہ تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیا کریں۔ اور جن اصلاحی امور کے متعلق مرکزی عہدہ دار ہدایت دیں۔ اسکی تعمیل کی جایا کرے۔

اسی طرح جن جماعتوں میں ابھی مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں۔ وہاں پر مرکزی عہدہ داران کو قیام مجالس کا بھی اختیار ہو گا۔ بغرض آگاہی احباب اور انصار جماعت مقامی مرکزی عہدہ داران انصار کے اسماء گرامی ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں جو یہ ہیں:۔

(۱) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ناظر دعوۃ و تبلیغ) قائد مال مرکزیہ انصار اللہ۔

(۲) جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب (ناظر بیت المال) قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ انصار اللہ۔

(۳) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے (ناظر امور عامہ و خارجہ) قائد عمومی " " "

(۴) جناب مولوی ابو العطاء صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ) قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ

(۵) مولوی قمر الدین صاحب (انسپکٹر تعلیم و تربیت) نائب قائد تعلیم و تربیت " " "

(۶) چودھری ظہور احمد صاحب (معاون ناظر بیت المال) نائب قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ۔

(۷) مولوی احمد خان صاحب نسیم (انچارج مبلغ) نائب قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

(۱) حافظ مبین الحق صاحب شمس ڈرافٹسمین کراچی کو خدا تعالیٰ نے ۱۰ر اپریل کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے رشید الحق نام تجویز فرمایا ہے۔ (۲) عبد الرحمٰن خان صاحب مولوی فاضل کالا گڑھی عربک ٹیچر ماڈل سکول گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کو خدا تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے امۃ القدیر نام تجویز فرمایا ہے۔ (۳) محمد عابد صاحب عادل پسر حاجی محمد فاضل صاحب فیروز پوری کو خدا تعالیٰ نے ۳۰ر اپریل کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے محمد کریم نام رکھا ہے۔ نومولود مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور کا نواسہ ہے (۴) آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ر اپریل کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سب نومولود بچوں کی درازی عمر۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا

ایک جدید تحقیقی پہلو

خاتم النبیین کے معنی ازروئے پیشگوئی تورات و انجیل

"بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند"

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو القاب و خطابات قرآن مجید میں دیئے گئے ہیں۔ جن مقدس ناموں سے آپ کو یاد کیا گیا ہے۔ ان میں سب سے بڑا درجہ اور خطاب خاتم النبیین کا لفظ ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ یہ وہ بلند مرتبہ ہے جس تک کوئی اور رسول نہیں پہنچا گویا خاتم النبیین ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امتیازی خطاب ہے۔ اور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے بڑی تعریف کی گئی ہے۔ اور آپ کے مقامات مدح میں سے بڑی مدح مذکور ہے۔

قرآن مجید نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تورات و انجیل میں موجود ہے آپ کے اوصاف و خصائل آپ کے حالات و واقعات اور آپ کی شناخت کی علامات ان کتابوں میں مذکور ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندھم فی التوراة والانجیل (الاعراف) کہ یہ وہی نبی امی ہے جسے یہودی اور عیسائی اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ یعنی آپ کے متعلق تفصیلی پیشگوئی تورات و انجیل میں موجود ہے۔ اور اسی بناء پر ان میں سے اہل حق آپ کی اتباع کر رہے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔ وانه لفی زبر الاولین اولم یکن لھم آیة ان یعلمه علماء بنی اسرائیل (الشعراء) یہ قرآن اور یہ صاحب قرآن پہلی کتابوں میں مذکور ہے۔ کیا ان لوگوں کے لئے یہ نشان نہیں۔ کہ اس پیغمبر اور اس کتاب کو بلحاظ پیشگوئی علماء بنی اسرائیل پہلے سے جانتے ہیں؟

تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔ کہ موجودہ تورات و انجیل میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر موجود ہے۔ آپ کی صفات اور آپ کے کارناموں کا تذکرہ موجود ہے۔" اب ایک محقق کے لئے اس بات کا سمجھنا بالکل آسان ہے۔ کہ اندریں حالات تورات و انجیل میں خاتمیت محمدیہ کا ذکر ہونا بھی لازمی ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ تورات و انجیل کی پیشگوئی میں اور سب تفصیلی تذکرے پائے جائیں۔ لیکن مقام خاتمیت کی طرف اشارہ تک نہ پایا جائے۔ حالانکہ خاتمیت کا مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امتیازی مرتبہ ہے۔ اور یہ مقام آپ کے سوا اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ پس عقلاً ماننا پڑے گا۔ کہ تورات و انجیل کی پیشگوئی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاتمیت کا ذکر موجود ہے لہٰذا تورات و انجیل میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر تدبر کرنے سے فوراً سمجھ میں آ سکتا ہے کہ خاتمیت محمدیہ کا کیا مطلب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کن معنوں میں قرار دیا ہے۔

مسلمانوں کے سب فرقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ مگر خاتم النبیین کے معنوں میں ان میں اختلاف ہے۔ عوام مسلمان تو اس کے یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ لیکن محققین اور جماعت احمدیہ کا اس بارے میں یہ مذہب ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی سب نبیوں سے بڑا اور افضل نبی کے ہیں۔ حضور کے کمال اور آپ کی افضلیت کا تقاضا ہے۔ کہ (الف) آپ کی شریعت ہمیشہ قائم رہے (ب) آپ سے بڑھ کر یا آپ کا ہمسر کوئی نبی نہ ہو (ج) آپ کے افاضۂ کمال کو ثابت کرنے کے لئے آپ کی امت میں سے غیر تشریعی نبی ہو سکیں۔ یہ تینوں شقیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل النبیین اور سید المرسلین ہونے کو مستلزم ہیں۔ اور لفظ خاتم النبیین براہ راست اور بلاواسطہ افضل النبیین کے معنوں پر دال ہے۔ عوام اور جماعت احمدیہ کے اس معنوی اختلاف کو حل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق تورات و انجیل کی پیشگوئیاں ہماری رہنمائی کر سکتی ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں کسی جگہ بھی یہ مذکور نہیں۔ کہ وہ موعود نبی انقطاع نبوت کرنے آئے گا۔ ہاں تورات و انجیل کی پیشگوئیوں میں یہ صراحت موجود ہے۔ کہ وہ موعود نبی سب سے بڑا نبی ہوگا۔ اور اس کی شریعت دائمی ابدی ہو گی۔ کوئی نبی اس کی شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے نہ آئے گا۔ ایک اقتباس جس میں اس موعود نبی کا امتیازی نام (جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا) مذکور ہے وہ بالوضاحت اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خاتمیت محمدیہ کا مفہوم "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" ہی ہے

میں ذیل میں تورات و انجیل کی پیشگوئیاں درج کرتا ہوں۔ تاکہ علم دوست اور طالب حق اصحاب اس پہلو پر بھی غور کر سکیں۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی:۔
"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔" (استثناء $\frac{۳۳}{۲}$)

(۲) یسعیاہ نبی پر خدا کا کلام بایں الفاظ نازل ہوا:۔
"خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر سے گزرتے ہو۔ اور تم جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو! تم زمین پر سر تا سر اس کی ستائش کرو بیابان اور اس کی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے۔ اور بحری ممالک میں اس کی ثناء خوانی کریں گے" (یسعیاہ $\frac{۴۲}{۱۰-۱۲}$)

(۳) "وہ عدالت کو جاری کرے گا۔ کہ دائم رہے۔ اس کا زوال نہ ہوگا۔ اور نہ مسلا جائیگا۔ جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ اور بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں۔" (یسعیاہ $\frac{۴۲}{۳-۴}$)

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی پیشگوئی بنی اسرائیل کو الفاظ ذیل میں سنائی:۔
"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہیگا نہ سنے گا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔" (استثناء $\frac{۱۸}{۱۸}$)

(۵) حبقوق نبی کی کتاب میں لکھا ہے
"خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا۔ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔" (حبقوق $\frac{۳}{۳}$)

(۶) حضرت مسیح علیہ السلام نے انگوری باغ کی تمثیل میں پہلے انبیاء کو نوکروں کے لفظ سے اور اپنے آپ کو بیٹے کے لفظ سے ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بالفاظ ذیل پیشگوئی زبانی ہے:۔
"جب باغ کا مالک آئے گا۔ تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا۔ انہوں نے اس سے کہا ان برے آدمیوں کو بری طرح ہلاک کرے گا۔ اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دے گا۔ جو موسم پر اس کے پھل دیں۔ یسوع نے ان سے کہا۔ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اور جس پر وہ گریگا اسے پیس ڈالے گا۔" (متی $\frac{۲۱}{۴۴-۴۰}$)

(۷) حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔
"مجھے تم سے اور بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھلائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

(یوحنا $\frac{۱۶}{۱۲-۱۳}$)

(۸) مکاشفہ یوحنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پیشگوئی ان الفاظ میں مذکور ہے۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں۔ اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے۔ اور اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے۔ اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں۔ اور قوموں کے مارنے کے لئے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ اور قادر مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا۔ اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند"

(مکاشفہ $\frac{۱۹}{۱۱-۱۶}$)

ان اقتباسات پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو پیشگوئیاں ہیں۔ وہ آپ کی شریعت کو دائمی اور نہ منسوخ ہونے والی شریعت قرار دیتی ہیں۔ اور آپ کو تمام نبیوں سے افضل اور برتر قرار

دیتی ہیں۔ اور آئندہ کے تمام فیوض برکات کا سرچشمہ آپ کی ذات ستودہ صفات کو ہی متعین کرتی ہیں۔ گویا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں خاتم النبیین قرار دیتی ہیں کہ آپ بائیبلی زبان میں "بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند" ہیں۔ یہی وہ مفہوم ہے۔ جو جماعت احمدیہ خاتم النبیین کا مانتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام پر اللہ تعالے نے اپنی پاک وحی میں اسے یوں بیان فرمایا ہے۔

"پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار"

قرآن مجید نے لوگوں سے فرمایا ہے کہ علماء بنی اسرائیل کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے باخبر ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے معنوں کے نزاع میں ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان تورات و انجیل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" قرار دیا جانا جماعت احمدیہ کی سچائی پر ایک واضح گواہ ہے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

درخواستہائے دعا

احمد خاں صاحب نسیم کی ہمشیرہ صاحبہ شدید طور پر علیل ہیں ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں بہت سخت بیمار ہیں اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔

سردار بشیر احمد صاحب ترقی گریڈ کے لئے سروس کمیشن میں پیش ہونے والے ہیں۔

صوبے خاں صاحب پٹواری حلقہ چک ۱۶۹/۹۰ ایک مقدمہ قبضہ اراضی میں پریشان ہیں۔

میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں احباب ان کی کامیابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرماویں۔

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ متوجہ ہوں

۲۰ر مئی بروز اتوار کو بمکان چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتہائے ضلع شیخوپورہ دو بجے ایک اہم میٹنگ ہوگی۔ جس میں بیرونی جماعتوں کے سیکرٹری تبلیغ سیکرٹری مال و پریذیڈنٹ صاحبان کا شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ خاکسار محمد عمر انچارج مبلغ ضلع شیخوپورہ

ہم احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو۔ جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مکمل سیٹ موجود نہ ہو۔

سید محمود احمد ناصر ربوہ

احمدیت سے تائب ہونیکی حقیقت

(از بھائی محمد صدیق صاحب درجہ رابعہ جامعۃ المبشرین ربوہ)

پچھلے دنوں اخبار "آزاد" میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ برنالہ چک ممکنا کے سات گھرانے مرزائیت سے تائب ہوگئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس خبر کی تصدیق کے لئے موضع برنالہ ماسٹر محمد افضل صاحب کو جن کا نام مرتدین میں لکھا گیا تھا خط لکھا کہ صحیح صحیح واقعات سے آگاہ کرو۔ جن پر انہوں نے مجھے مفصل حالات تحریر کئے ہیں۔ اس خط کی نقل درج ذیل ہے۔

۷۸٦

مکرم و محترم محمد صدیق صاحب، السلام علیکم

خط آپ کا ملا۔ اب تمام واقعات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ہمارے گاؤں برنالہ میں صرف ایک گھر میرے تایا صاحب کا ہے۔ جو کہ احمدی ہیں۔ چوہدری ولی محمد مرحوم و سردار احمد الیکشن کے زمانے میں ہمارے گاؤں والے سوائے ہمارے خاندان کے باقی تمام تقریباً محمد علی اور مسعود کے حامی تھے میں اور ہمارے خاندان کے افراد مولوی صاحب کے حامی تھے۔ مگر میں اور باقی افراد سوائے سردار احمد کے بالکل احمدی نہیں اور نہ تھے ہی۔ جب ہم نے اعلانیہ طور پر مولوی صاحب کو ووٹ دیئے اور بھگتائے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ اسی دوران میں مولوی ملک ... و غلام نبی ... جیسے آپ جانتے ہیں۔ یہ ہمارے خلاف تھے۔ اور ہم ان کے خلاف تھے۔ میں انہیں غلط ووٹ بھگتانے نہیں دیتا تھا۔ بعد میں اسی وجہ سے یہ سخت ناراض ہو گئے۔ پھر مذکورہ اشخاص نے ہمارے خاندان کے خلاف کافی پراپیگنڈا کرنا شروع کیا۔ کہ چونکہ انہوں نے ایک مرزائی کو ووٹ دیئے۔ لہذا یہ تمام احمدی ہوگئے ہیں۔ گاؤں والوں کو بھی یقین دلایا گیا۔ کیونکہ گاؤں میں موٹے دماغ کے ان پڑھ ہوتے ہیں۔ وہ اس پہلگ گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر تمام گاؤں والوں نے اکٹھ کرکے ہمارے خاندان کا ہر طرح سے بائیکاٹ کر دیا۔ وجہ یہ بنائی کہ یہ تمام مرزائی ہوگئے ہیں۔ لہذا ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں اس ردمیں جوش دلانے والے مذکورہ ہی اشخاص ہیں۔ اصل میں ان اشخاص کو الیکشن کی ضد تھی۔ بعد میں ہم نے اکٹھ کیا۔ کیونکہ ہم پر ناجائز تہمت تھی۔ چونکہ ہم احمدی نہیں تھے اس لئے ہم یہ دھبہ برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ ہم نے اکٹھ میں تمام سے یہ کہا اگرچہ ہم نے مرزائی امیدوار کو ووٹ دیئے۔ مگر ہم قطعاً مرزائی نہیں ہیں۔ مگر مذکورہ اشخاص نے یہ زور دیا جب تک کوئی مولوی صاحب نہ آئیں ہمیں یقین نہیں آتا۔ یہ واقعہ ۲۷ کا ہے چنانچہ ۲۸ر کو چک جھمرہ سے حکیم جمال دین احراری اور سرگودھا سے لال حسین اختر آئے۔ جب وہ آئے تو رات کے وقت پہلے انہوں نے بہت بکواس کیا۔ بعد میں لوگوں کے ایما پر تسلی دلانے کے لئے ہم سے پوچھا کیا آپ احمدی ہیں۔ ہم نے کہا نہیں۔ انہوں نے یونہی مشتہر کر دیا۔ ہم تو پہلے ہی ان کو کہہ چکے ہیں کہ ہم بالکل احمدی نہیں ہیں۔ اور نہ تھے ہی۔ انہوں نے صرف اسی بنا پر کہا۔ کہ ہم نے ووٹ ایک احمدی کو دیئے۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اسی پر لوگوں کو تسلی ہو گئی۔ اور ہمارا بائیکاٹ وغیرہ ٹوٹ گیا۔ اور ہماری برادری کی صلح ہو گئی بس یہی بات ہوئی۔ اسکے بعد مذکورہ مولوی صاحب نے اپنی شو کرنے کی غرض سے اپنے اخبار آزاد کے ۷ کے پرچہ میں یہ عنوان نکلوا دیا کہ میری تقریر سن کر "سات گھرانے احمدیت سے تائب ہوئے"۔ حالانکہ ہم تو احمدی ہوئے ہی نہیں اور نہ تھے ہی جب اس پر بھی ہمارے مخالفین کی دال نہ گلی تو پھر انہوں نے برادری کا دوبارہ اکٹھ کرکے یہ طے پایا کہ یہ خاندان سردار احمد احمدی سے اپنے تعلق و بول چال قطع کریں۔ ورنہ پھر بائیکاٹ چنانچہ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ یا تو آپ اپنے رشتہ دار احمدی سے بول چال اور لین دین بند کر دو۔ ورنہ ہم پھر برادری سے بائیکاٹ کر دیں گے تو اس کے جواب میں ہم نے ان سے کہا کہ گو مرزائی نہیں ہیں مگر ہم کسی صورت سے بھی اپنے بھائی احمدی کو نہیں چھوڑیں گے۔ آپ خواہ ایک دفعہ چھوڑ ہزار دفعہ ہمارا بائیکاٹ کریں۔ چنانچہ اس پر ہمارا کلی طور پر بائیکاٹ ہو گیا۔ ادھر یہ مصیبت ادھر ہماری کوئی آہ فریاد سننے والا نہیں۔ مولوی عصمت اللہ لاہور بیٹھے ہیں اور ادھر ہم یہ سختیاں جھیل رہے ہیں ؎

بہت خوار ہوئے تیرے نام پہ
کیا ترے نام پہ مرنے کا عوض خواری ہے؟

بھائی جان پھر کسی طریقہ سے مل جلکر کسی آدمی سے پولیس کے ذریعہ ہم نے گاؤں والوں کو نیچا دکھایا ہے اور تقریباً اب پھر ہماری برادری سے صلح ہے۔ اب تو ٹھیک ہے کل کی خبر نہیں۔ بس جی یہ تمام قصہ اور تمام کہانی ہے۔ باقی جن کے اخبار کے پرچہ پر نام تھے۔ محمد افضل۔ نور محمد۔ محمد طفیل و صدیق و غلام رسول وغیرہ یہ مطلق احمدی نہ تھے۔ بس یہ احرار والوں نے ایک شو دکھایا ہے۔ انشاء اللہ تعالے ہم ان سے اپنی ہتک عزت کا ضرور بدلہ لیں گے۔ والسلام

تحریف کی حیرت انگیز مثال

اہل پیغام کی طرف سے حال ہی میں کتاب "مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین" مؤلفہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی چھپوا کر شائع کی گئی ہے مؤلف نے اس کتاب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب بھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے شامل کیا تھا۔ یہ شجرہ نسب اخبار بدر ۲۸ر مارچ ۱۹۱۲ء سے نقل کیا گیا تھا۔ جس کے ساتھ ایڈیٹر صاحب "بدر" کا ایک مختصر سا نوٹ بھی تھا۔ اہل پیغام نے شجرہ نسب تو اپنی مطبوعہ کتاب "مرقاۃ الیقین" میں درج کیا ہے۔ لیکن ایڈیٹر صاحب "بدر" کا نوٹ درج نہیں کیا۔ اہل پیغام نے ایسا کیوں نہ کیا ہمیں اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ نوٹ خود ہی ظاہر کر دے گا کہ اہل پیغام نے اسے کس غرض سے چھوڑ دیا اور اپنے شائع کئے ہوئے "مرقاۃ الیقین" کے تازہ ایڈیشن میں اسکو کس مصلحت سے شامل نہیں کیا ہے۔ اب ناظرین دیکھیں کہ نوٹ ظاہر کرتا ہے وھو ھذا

"حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی فاروق اعظم حضرت عمرؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب حاصل کرکے ہم واقفیت عامہ کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ آج سے ۱۳ صدیاں قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت ہوئی کے مالک ہوئے تھے۔ آج ان کے ایک بیٹے کو خدا تعالے نے ایک نبی کا خلیفہ اول بنا دیا ہے" ایڈیٹر

دیکھا آپ نے کس صفائی و بلند آہنگی سے نوٹ نے بتایا اور بتا رہا ہے کہ وہ اپنے آخری فقرے کے ایک نہایت طاہر مطہر لفظ کی وجہ سے خارج کیا گیا ہے اسی مبارک و مقدس لفظ کی وجہ سے جس سے امیر اہل پیغام جناب مولوی محمد علی صاحب کے پرانے مضامین بھرے پڑے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگرچہ اہل پیغام روز روشن میں آفتاب عالم تاب کا انکار کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن غالباً یہ اپنے رنگ میں پہلی کوشش ہے۔ اس موقعہ پر جماعت کو ہوشیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب آج ان لوگوں نے کتاب "مرقاۃ الیقین" سے اپنے مطلب کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایک عبارت اڑا دینے میں کوئی تامل نہیں کیا ہے تو کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف میں اسی قسم کے تصرف سے کب چوکیں گے؟

ضرورت اور احتیاط دونو متقاضی ہیں۔ کہ احباب کرام تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بکثرت شائع کئے جانے کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ کوئی صحیح

قومی بچت

چندہ اخبار کی وصولی کے لئے دفتر کا یہ طریق ہے۔ کہ جس ماہ میں جس دوست کی قیمت اخبار ختم ہونیوالی ہو۔ اُس کی اطلاع اخبار کے ذریعہ دی جاتی ہے اور لکھدیا جاتا ہے۔ کہ آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھجوا دیں۔۔۔ جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا دستی طور پر وصول نہیں ہوتی اختتام میعاد سے دس دن قبل اُن کی خدمت میں وی پی کر دیا جاتا ہے۔ اخبار باقاعدہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اگر وی پی وصول نہ کیا جائے اور واپس آجائے تو اخبار روک لیا جاتا ہے بعض اوقات وی پی کی رقم ڈاکخانہ سے وصول نہیں ہوتی۔ خریدار کی طرف سے اطلاع ملنے پر کہ انہوں نے وی پی وصول کر لیا ہے۔ ۲ آنہ کا ٹکٹ لگا کر ڈاکخانہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس وی پی کی رقم آپ نے وصول فرمالی ہے۔ ادا کریں۔ ڈاکخانہ تحقیقات کرتا ہے۔ اس شکایت پر بعض دفعہ کئی کئی مہینے اور بعض دفعہ سال بھی لگ جاتے ہیں۔ مگر رقم ملنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس لئے خریداران صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔

اس سے وی پی کا خرچ اور دوبارہ فیس دینے کا خرچ۔ خط و کتابت کے وقت بچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پرچہ رک جانے کی شکایت ہی نہیں ہو سکتی وی پی پر پانچ آنہ آپ کو دینے پڑتے ہیں۔ پھر ڈاکخانہ سے رقم نہ ملنے پر مزید ۲ آنہ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اس میں آپ کا نقصان ہے۔ اور پریشانی اس کے علاوہ ہوتی ہے۔ دفتر کے وقت کا نقصان ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوا دیا کریں۔

(مینیجر)

جون ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار سامنے دی ہوئی تاریخ کو ختم ہو رہی ہے

قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- روپیہ۔ ششماہی ۱۳/- روپے۔ سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔

نمبر	نام	
۱۷۸۸۸	نذیر احمد صاحب	یکم جون ۵۱ء سے ۱۰ جون تک
۳۴۱۶	مولوی مبارک علی صاحب	"
۱۶۳۸۶	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"
۱۷۰۴۹	ملک محمد کریم صاحب	"
۱۸۰۸۴	چوہدری محمد خان صاحب	"
۱۸۵۸۱	احمد دین صاحب	"
۲۰۹۰۲	ماسٹر محمد دین صاحب	"
۲۰۹۶۳	پیر عبد العلی صاحب	"
۲۰۹۹۰	چوہدری مختار احمد صاحب	"
۲۱۳۴۹	میاں محمد اسمٰعیل صاحب	"
۲۱۴۳۸	محمد نذیر صاحب	"
۲۱۷۸۷	غلام نبی صاحب	"
۲۱۸۱۱	کیپٹن خان صاحب	"
۲۲۰۸۸	مسعودہ بیگم صاحبہ	"
۲۲۰۹۳	نذیر احمد صاحب	"
۲۳۲۴۷	سیدہ شاہجہان بیگم صاحبہ	"
۲۲۲۵۴	مسجد احمدیہ کراچی	"
۲۲۲۶۳	اشرف صاحب	"
۲۳۲۶۵	محمودہ صاحبہ ڈاکٹر	"
۲۳۴۹۷	میاں عظیم قادر صاحب	"
۲۳۵۰۰	میاں غلام احمد صاحب	"
۲۳۵۰۱	اقبال حسین صاحب	"
۲۳۵۵۳	غلام رسول صاحب	"
۲۳۳۳۲	قاضی محمد حسین صاحب	"
۲۱۵۱۸	عبد الوحید صاحب	"
۲۱۸۲۰	ناصر دینڈ کو	"
۲۱۳۴۱	خلیفہ عبد المنان صاحب	"
۲۱۳۶۱	پیر محمد عالم صاحب	"
۲۱۳۶۵	ایس۔ ایم حسن صاحب	"
۲۱۹۱۰	مبارک احمد صاحب	"
۲۰۹۸۰	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	"
۲۰۸۹۰	شیخ احمد علی صاحب	"
۲۳۰۶۰	مولوی عبد السبوح صاحب	"
۲۳۰۰۹	ناصر احمد صاحب	"
۲۳۶۰۱	عبد المالک صاحب	"
۲۳۲۰۶	قریشی نذیر احمد صاحب	"
۲۳۶۸۳	چوہدری محمد حسین صاحب	"
۲۳۶۸۴	محبوب احمد صاحب	"
۲۳۶۸۵	راجہ احمد خان صاحب	یکم جون ۵۱ء سے ۱۰ جون تک
۲۳۶۸۶	مختار احمد صاحب	"
۲۲۰۱۱	محمد خان صاحب	"
۱۵۷۲۳	ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب	"
۲۳۷۶۶	قاضی عبد الخالق صاحب	"
۴۸۹۲	ڈپٹی محمد حسین صاحب	"
۱۵۶۸۰	محمد خان صاحب	"
۲۱۰۴۰	محمد حسین صاحب	"
۲۳۳۴۱	محمد عبد اللہ صاحب	"
۲۲۴۵۹	میاں محمد شفیع صاحب	"
۲۳۳۳۹	چوہدری محمد شریف صاحب	"
۲۳۲۳۶	محمد صادق صاحب	"
۲۲۲۶۶	شیخ احمد حسن صاحب	"
۲۲۲۷۰	ڈاکٹر محمد جلیل صاحب	"
۲۳۲۷۱	حکیم اللہ علی صاحب	"
۲۳۶۹۱	سید عبد العزیز صاحب	"
۲۳۵۰۲	مرزا عبد الحکیم صاحب	"
۲۱۴۷۵	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۲۳۷۳۵	قمر دین صاحب	"
۵۸۴۹	چوہدری علی بخش صاحب	۱۱ جون ۵۱ء سے ۲۰ جون تک
۱۶۲۱۵	میاں احمد دین صاحب	"
۱۶۶۰۳	چوہدری اسد اللہ خان صاحب	"
۱۸۷۳۳	صوبیدار شیر دل صاحب	"
۲۰۳۳۰	یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کراچی	"
۲۳۴۷۵	بشیر احمد صاحب	"
۲۳۴۲۵	ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	"

ختم نبوت کے نام پر اپنی لیڈری قائم کرنیکی کوشش

روزنامہ "ہلال پاکستان" حیدر آباد سندھ نے جو ایک مؤقر سندھی روزنامہ ہے۔ اپنی اشاعت مورخہ ۹ ؍ مئی ۱۹۵۱ء میں "ختم نبوت" کے زیر عنوان ایک مقالہ لکھا ہے جس کا اردو میں ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ ملاؤں کا بیڑا غرق کرے وہ ایک دفعہ پھر مسلمانوں میں فرقہ وارانہ فساد پیدا کرنے کے لئے کانفرنسیں کر رہے ہیں۔ کراچی میں "ختم نبوت" کے نام سے مولانا بدایونی کی زیر صدارت کانفرنس ہوئی۔ جس میں اس موضوع پر تقریریں کی گئیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور احمدیوں کا دعویٰ باطل ہے۔

مذہبی۔ علمی اور سیاسی امور پر بے شک بحث ہو اور ضرور ہو۔ مگر اسے تخریب اور فساد کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ "ختم نبوت" کا موضوع لے کر قادیانیوں کی تردید کے لئے ملاؤں کا اٹھنا صرف اپنی لیڈری قائم کرنے کیلئے ہے وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں سیاسی اور دنیوی اقتدار تو دوسرے لیڈروں کے قبضہ میں چلا گیا۔ باقی رہا دین تو یہ ہمارا حق ہے کہ اس پر قبضہ جمائیں اور اس کو ذریعہ معاش بنائیں۔

مسلمان خواہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو وہ بہر حال مسلمان ہے۔ مگر ملاؤں کا فتویٰ یہ ہے کہ جو شخص ان کے فتویٰ کو نہیں مانتا وہ کافر ہے اور اسے ہرگز جنت کا ٹکٹ نہیں ملے گا۔

پاکستان میں کروڑوں جاہل اور مذہبی دیوانے پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ملاؤں کے ان فتووں کو سنکر کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ وہ ضرور اسلام کے نام پر اپنے بھائیوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ ترکی میں مولویوں کو لگام دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ترکی اپنے بام ترقی پر پہنچ گیا۔ لیکن اب پاکستان میں ان مولویوں کو کون لگام دے؟

بھلا کوئی پوچھے کہ "ختم نبوت" کے نعرہ سے پاکستان کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ اور کتنے کافر مسلمان ہوں گے؟ کیا سات کروڑ مسلمان ستر کروڑ ہو جائیں گے۔

ملاں فتویٰ دے رہا ہے کہ قادیانی پکے کافر ہیں۔ ان کا پاکستان میں رہنا اسلام کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ چہ خوب! پاکستان میں جو شرابی اور زانی ہیں ان سے تو خطرہ نہیں مگر قادیانیوں [illegible] خطرہ ہے!!!

کاش! پاکستان کے مسلمان ملاں کے اس سٹنٹ کو سمجھ لیں کہ وہ مذہب کو ایک تجارتی کاروبار بنائے ہوئے ہے۔ وہ اس سے دور بھاگیں تاکہ وہ اپنی موت آپ مر جائے۔" (ہلال پاکستان ۹ ؍ مئی ۱۹۵۱ء)

کیا برطانیہ ایران میں پیراشوٹ فوج بھیجے گا؟

لنڈن ۱۲ ؍ مئی۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہ ایرانی حکومت کی طرف سے گذشتہ ہفتہ موصول شدہ نوٹ کا برطانوی جواب روانہ کر دیا گیا۔ کہا "مجھے بہت تعجب ہوگا اگر آج ہی جواب روانہ کیا جا سکے۔

برطانوی جواب کی روانگی میں تاخیر سے سمجھا جا رہا ہے کہ صورت حال کی نزاکت اور اس کے دور رس بین الاقوامی اثرات کے پیش نظر اعلیٰ سطح پر اس کے جواب کا مسودہ مرتب کرنے میں بہت احتیاط برتی جا رہی ہے۔

سرکاری حلقوں نے برطانوی جواب کی نوعیت کے متعلق قیاس آرائیوں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن ذمہ دار مبصرین کی رائے میں حکومت نے اب تک اپنا خیال نہیں بدلا ہے۔ کہ اس قضیہ کو چکانے کا بہترین طریقہ باہمی گفت و شنید ہے۔

ابھی اس کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ ایلڈرشاٹ میں جو پیراشوٹ فوج جمع ہے اسے ایران میں بھیجا جانے والا ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر مصدق کی حکومت تشدد کے مزید واقعات کو نہ روک سکے تو یہ اقدام عین ممکن ہے۔ اب تک اس کی وضاحت نہیں ہو سکی کہ قومی ملکیت بنانے کے ایرانی اقدام کے غیر قانونی ہونے کے علاوہ اس کے غیر عملی ہونے کے متعلق برطانوی دلائل پر غور کرنے کا ایرانی عوام کو کس حد تک موقعہ دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ ۹ ؍ مئی کو ایرانی وزیر خارجہ کی ایک پریس کانفرنس میں جب ایک ایرانی صحافی نے یہ سوال کیا کہ وزیر خارجہ موریسن نے ڈاکٹر مصدق کو جو یادداشت بھیجی تھی اس کا متن ایران میں شائع کیوں نہیں کیا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ ایرانی حکومت اسے شائع کرنے کی پابند نہیں ہے۔ (ا۔سٹار)

امریکہ کوریا میں فیصلہ کن مقابلہ کے لئے ابھی تیار نہیں!

واشنگٹن ۱۵ ؍ مئی:۔ مشترکہ چیفس آف اسٹاف کے صدر نے میک آرتھر تحقیقاتی کمیٹی کو انتباہ کیا۔ کہ اگر کوریا میں اشتراکی چینی افواج کو شدید طور پر مجروح کرنے کی پالیسی جنگ بند کرانے میں ناکام رہی تو دوسری تدابیر اختیار کرنی ہونگی اس اثناء میں مشترکہ چیفس آف اسٹاف نے بالاتفاق موجودہ طریق جنگ کو منظور کر لیا ہے۔ اور تسلیم کیا ہے کہ اگر جنرل میک آرتھر کے فیصلہ کن تصادم کا پروگرام منظور کر لیا جاتا تو روسی مداخلت کا خطرہ بہت ہی حقیقی بن جاتا۔ آپ نے کہا کہ امریکہ ابھی فیصلہ کن مقابلے کے لئے تیار نہیں ہے مزید برآں موجودہ عالمی پالیسی نفع بخش ثابت ہو رہی ہے۔ چین سے تصادم کے بعد بھی کوریا کی جنگ کا خاتمہ یقینی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس سے چین کا گھٹنے ٹیک دینا لازمی ہے۔ اس کا مطلب صرف چھوٹے پیمانہ کی لڑائی کو ایک وسیع تر شکل میں بدل دینا ہوتا۔ جو سالہا سال تک قائم رہ سکتا تھا۔ (ا۔سٹار)

روسی عوام جنگ کیلئے تیار ہو جائیں!

لنڈن ۱۶ ؍ مئی:۔ برلن میں متعین سابق سوویٹ ہائی کمشنر مارشل سوکولووسکی نے روسی عوام کو مغرب جنگ کے لئے تیار ہو جانے کا انتباہ کیا ہے۔ جسے موئیٹرز ریلینڈ کی ایک رپورٹ میں شدید ترین تنبیہہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ [illegible] ایک مقالہ میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ "کوریا میں ناکامی کے بعد" اب امریکہ مغربی یورپ میں جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ لنڈن میں اس "انتباہ" کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ بھی اس سوویٹ پالیسی کے عین مطابق ہے۔ کہ مغربی دنیا کو روسی عوام کے سامنے "جارحانہ تیاری" میں مبتلا کر کے پیش کیا جائے۔ چار طاقتوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس سے بھی اس کا تعلق ہو سکتا ہے۔ (ا۔سٹار)

حسرت موہانی کی وفات پر اظہار افسوس

راولپنڈی ۱۶ ؍ مئی۔ مولانا حسرت موہانی کی وفات پر یہاں بہت رنج کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ متعدد دوکانیں اور کاروباری ادارے یہاں مرحوم کی یاد میں بند رہے ایک مقامی سیاسی کارکن میاں حیات بخش نے مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے پاکستان کے مسلمانوں کو تلقین کی۔ کہ وہ ہمت و جرأت کی اسی شاہراہ پر گامزن ہوں۔ جس کی رہنمائی "محبان وطن کے اس سرتاج" نے کی ہے۔ (ا۔سٹار)

سندھ کے مشہور ڈاکو کو پھانسی دیدی گئی

خیرپور ۱۶ ؍ مئی۔ سندھ کے مشہور ڈاکو عیدو کو سر عام پھانسی دیدی گئی۔ ۲ گھنٹہ تک نعش تختہ دار پر لٹکتی رہی۔ اس کے بعد اُسے سکھر جیل پہنچا دیا گیا۔ عیدو کے خلاف متعدد افراد کو قتل کرنے اور ڈاکے ڈالنے کا الزام تھا۔ پاکستان میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ بر سر عام ایک ملزم کو موت کی سزا دی گئی ہے۔

لاہور ۱۵ ؍ مئی:۔ صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے آج پنجاب کے نوجوانوں سے اپیل کی۔ وہ مسلم لیگ کو مضبوط بنانے اور تعمیری کام سرانجام دینے کی طرف توجہ دیں۔

ہندوستان میں خوفناک قحط کے آثار

نئی دہلی ۱۵ ؍ مئی۔ ہندوستان میں خوراک کی ۶۰ لاکھ ٹن کمی ہے۔ اور جس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ ہندوستان نے اس وقت تک خوراک کی قلت کو دور کرنے کے لئے جو سر توڑ کوششیں کی ہیں۔ اسی کی وجہ سے ہندوستان صرف ۳۵ لاکھ ٹن اناج حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن اس میں سے صرف دس لاکھ ٹن گندم ہندوستان پہنچ چکی ہے چین کی طرف سے دس لاکھ ٹن اجناس خوردنی اور روس کی طرف ۵ لاکھ ٹن اجناس خوردنی مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر ان دو نوں ملکوں کے علاوہ امریکہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کر دیا تو ہندوستان کو کافی حد تک اپنی مشکلات دور کرنے کا موقع مل جائے گا۔ سب سے زیادہ علاقہ بہار ان مشکلات میں ہے۔ جس کے متعلق پنڈت نہرو نے تسلیم کیا تھا۔ کہ وہاں خوراک کی سخت قلت ہے جس کی وجہ سے عوام گھاس اور کیچڑ کھا کر گزر کر رہے ہیں۔

مویشیوں کی برآمد پر کوئی پابندی نہیں

لاہور ۱۵ ؍ مئی:۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب سے مغربی پاکستان کے دوسرے صوبوں اور ریاستوں کے لئے مویشیوں کی برآمد پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوگی۔